بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

دعا قبول کرتا ہوں مانگنے والوں کی جب وہ مجھے دعا مانگتے ہیں (سورۃ البقرۃ/آیت 186)

(کتب فہم شریعت سلسلہ اشاعت نمبر 4)

ثبوتِ دعا
بعد نماز جنازہ

مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی
خلیفہ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ
وخطیب جامع مسجد محمدی گشن باغ حیدرآباد

ادارۂ تحقیقات علمیہ حیدرآباد (رجسٹرڈ)
ہمارے دعوتی پمفلٹس کو خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔
ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ حیدرآباد
موبائل نمبر 9603512570
www.islamic786.org
ashrafimessage@gmail.com
₹ 2/-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فرقہ اعتراضیہ جو عرف عام میں فرقہ وہابیہ کے نام سے معروف ہے اس فرقہ کا کام ہی یہ ہے کہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کیا جائے، چند دنوں سے یہ لوگ مسلمانوں کے درمیان ایک نئی اختلافی فضاء بنا رہے ہیں کہ "نماز جنازہ کے بعد میت کے لئے دعا مانگنا بدعت ہے۔" اس فرقہ سے متاثر ہونے والے نوجوانوں کی تشفی کے لئے میں نے یہ سطور تحریر کی ہیں جس میں قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی بعد نماز جنازہ دعا کرنے کا ثبوت درج ہے ملاحظہ ہو:

پہلی دلیل: اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ ترجمہ: دعا قبول کرتا ہوں مانگنے والوں کی جب وہ مجھ سے دعا مانگتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ/آیت 186)

اس آیت میں واضح طور پر یہ بشارت دی گئی ہے کہ جب بندہ دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے خواہ رات میں مانگے یا دن میں دعا مانگنے کا کوئی وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر نہیں فرمایا ہے تو ظاہر ہے کہ نماز جنازہ کے بعد کا وقت بھی اس میں شامل ہے اور اللہ کا جو وعدہ ہے وہ سچا ہے جیسا خود اسی کا فرمان ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ؕ بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

دوسری دلیل: وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ؕ

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

اس آیت کی ابتدا میں دعا کرنے کا حکم بیان ہوا، اور اس کے آخر میں عبادت سے تکبر کرنے یعنی دعا کو معمولی بات سمجھ کر اکڑنے والوں کی سزا بیان کی گئی۔

حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا دعا عبادت ہے پھر اپنے ارشاد مبارک کی تائید میں اسی آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی ملاحظہ ہو مسند امام احمد، ترمذی،

ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، مشکوٰۃ۔

فریق مخالف کے مشہور عالم جناب شبیر احمد عثمانی دیوبندی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں "بندگی کی شرط دعا مانگنا ہے نہ مانگنا غرور ہے" (تفسیر عثمانی/ص ۶۱۴)

لہٰذا اس آیت میں بھی دعا بعد نمازِ جنازہ کے جائز ہونے کی روشن دلیل ہے، کیونکہ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی وقت کی پابندی لگائے ہر وقت دعا مانگنے کا حکم دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہوا کہ جبتک کسی خاص وقت میں دعا مانگنے کی ممانعت کسی واضح دلیل سے ثابت نہ ہو جائے کوئی کسی کو دعا مانگنے سے منع نہیں کرسکتا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے اس آیت کا یہی مفہوم بیان فرمایا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے سے نہ تھکو (اس سے ہر وقت دعا مانگتے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی نازل فرمائی ہے کہ "وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ؕ" اور تمہارے رب نے فرمایا میرے بندے مجھ سے دعا مانگو میں اسے قبول کروں گا۔ (ملاحظہ ہو ابن عساکر وتفسیر مظہری جلد ۱ ص ۱۸۶ مطبوعہ دہلی)

اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے دعا نہ مانگنے والوں کے بارے میں جہنم کی ذلت آمیز سزا سنائی ہے۔

تیسری دلیل: وَ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَ لَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ؕ (سورہ حشر/آیت ۱۰)

ترجمہ: اور وہ (لوگ بھی قابل تعریف ہیں) جو ان کے بعد آئیں گے عرض کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ان زندہ مسلمانوں کی تعریف کی ہے جو اپنے فوت شدہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس آیت میں فوت شدہ مسلمانوں

کے حق میں دعا مانگنے کا کوئی وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر نہیں کیا کہ اور کوئی قید بھی نہیں لگائی کہ کون سی دعا قبول کرتا ہے اور کونسی نہیں اور کب قبول کرتا ہے اور کب نہیں! اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ مرنے والے کے حق میں مرنے کے بعد فوری دعا مت دعا مانگو، یا نماز جنازہ کے بعد مت مانگو یا بعد دفن مت مانگو بلکہ مطلق دعا مانگنے کی اجازت دی ہے، چنانچہ مسلمانوں کا اس معاملے میں عقیدہ یہ ہے کہ وہ اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لئے دعا مانگنا جائز سمجھتے ہیں۔ جو لوگ بعد نماز جنازہ دعا مانگنے کو ناجائز بتاتے ہیں کاش وہ کوئی ایک ایسی آیت پیش کر کے دیکھائیں کہ فلاں آیت میں بعد نماز جنازہ دعا مانگنے کی ممانعت ہے۔

چوتھی دلیل: فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ (سورۃ الانشرح آیت 7)

ترجمہ: تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو۔

اس آیت پاک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں " فاذا فرغت من الصلوٰۃ المکتوبہ او مطلق الصلوٰۃ فانصب الیٰ ربک فی الدعآءِ" یعنی جب تم نماز فرض یا کسی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے بعد اپنے رب سے دعا مانگو۔ امام قتادہ، ضحاک مقاتل وغیرہ ہم دیگر مفسرین سے بھی اس آیت کے تحت یہی معنی منقول ہے۔

ثابت ہوا کہ دعا مانگنا ہر نماز کے بعد جائز ہے، خواہ وہ نماز فرض ہو یا واجب یا فرض کفایہ یا سنت یا نفل اس دلیل پر "من الصلوٰۃ المکتوبہ او مطلق الصلوٰۃ" کے الفاظ شاہد ہے جو کوئی اس دلیل کے بعد نماز جنازہ کو اس حکم عام سے خارج سمجھتا ہے تو اس کے خروج پر دلیل پیش کرنا اُسی کی ذمہ داری ہے کیونکہ عموم میں تخصیص کے لئے علیحدہ دلیل ضروری نہیں۔ جیسا کہ اصول علوم فقہ کے واقف پر یہ اصول مخفی نہیں ہے۔ قرآنی آیات کے بعد ہم احادیث سے بعد نماز جنازہ دعا کرنا کے سلسلہ میں چند دلائل پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

اول دلیل حدیث: جب صحابہ کرام مقام موتہ میں کفار سے جنگ لڑ رہے تھے تو

رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ ملک شام اور اس کے مابین حجابات کو اللہ تعالیٰ نے اٹھا دیا اور آپ ﷺ میدان جنگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا اب جھنڈا زید بن حارثہ کے ہاتھ میں ہے کچھ دیر بعد ارشاد فرمایا وہ جنگ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ہیں پھر آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دعا مانگی اور صحابہ کرام کو ان کے لئے دعائے بخشش مانگنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ بہشت میں داخل ہو گئے اور اس کے باغوں میں ٹہل رہے ہیں، ارشاد فرمایا اب جھنڈا جعفر بن ابو طالب نے لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے بھی دعا مانگی اور صحابہ کرام کو ان کے لئے دعائے مانگنے کا حکم دیا اور فرمایا جعفر اب بہشت میں داخل ہو گئے پھر فرمایا اب وہ اپنے بازوں کی طاقت سے جہاں چاہے اُڑ کر چلے جاتے ہیں۔ (مولوی محمد اسلم دیوبندی نے اس حدیث کو امام حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "ام السیر" کے ترجمہ جلد ۵ ص ۲۱۵ پر نقل کیا ہے، امام جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "خصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۲۶۰ پر درج فرمایا۔ وہابیوں کے امام ابن کثیر نے اپنی کتاب البدیہ والنہایہ عربی جلد ۴ ص ۲۴۶ پر نقل کیا۔)

اس حدیث سے بھی یہ مسئلہ واضح ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی ہے اور صحابہ کرام کو بھی اس کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث جہاں نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کی تصدیق کر رہی ہے وہاں حضور ﷺ کا علم غیب و حاضر اور ناضر ہونا بھی ثابت کر رہی ہے۔

دوم دلیل حدیث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی (اس کے بعد) جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کر لی اور وہ دعا یہ ہے کہ (دعا کا ترجمہ) اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت میں رکھ اس کو معاف کر دے، اس کی مہمانی فرما، اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے، اس کو پانی اور برف اور اولے (جیسے کرم) سے دھو دے اور صاف کر اس کے

گناہوں سے، جس طرح صاف کرتا ہے تو کپڑے کو میل سے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما اور اسے بہشت میں داخل کر اور اس کو عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا لے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس دعا کو جب حضور ﷺ کی زبان مبارک سے سنا تو بے اختیار میں نے آرزو کی کہ کاش آج (اس میت کے بجائے) یہ میری نعش ہوتی۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۳۱۱، ابن ماجہ ص ۱۷۹، مشکوٰۃ ص ۱۴۵، ابن حبان ج ۶ ص ۳۱)

مودودی جماعت کے نعیم صدیقی کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ "رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کی نماز جنازہ خود پڑھاتے اور مغفرت کے لئے دعا کرتے۔ (نقوش رسول نمبر ج ۲ ص ۲۸)

اہلحدیث کے امام الہند جناب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں " فرمود آنحضرت ﷺ چوں نماز گزارید برمیت پس خالص کنید برائے دے دعارا" یعنی آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ جب میت پر نماز پڑھ لو تو پھر میت کے لئے دعا مانگو۔ (مسک الختام ج ۲ ص ۲۵۴)

آج نام نہاد اہلحدیث، دیوبندی، مودودی اور تبلیغی جماعت کے افراد مسلمانوں میں انتشار پیدا کر رہے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا کوئی شرعی جواز ہی نہیں ہے، اب ان کے شر کا کیا جواب دیا جاسکتا ہے جبکہ بے شمار دلائل سے علمائے اُمت نے دعا بعد نماز جنازہ کے جواز کا شرعی حکم بتایا ہے۔ اگر قرآن وحدیث کی نہیں مانتے تو کم از کم خود اپنے مکتبہ فکر کے مولوی، صدیق حسن بھوپالی اور نعیم صدیق کی بات کو تسلیم کر لو۔